84140 ـ لواطت كروانے والے كو قتل كرنے كى حكمت

سوال

لواطت كرنے والے كى طرح لواطت كروانے والے شخص كو قتل كيوں كيا جاتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ترمذى، ابو داود اور ابن ماجہ ميں ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے حديث مروى ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم جسے قوم لوط والا عمل كرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں كو قتل كر دو "

سنن ترمذى حديث نمبر (1456) سنن ابو داود حديث نمبر (4462) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (2561) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور صحابہ كرام كا لوطى عمل كرنے والے كو قتل كرنے پر اجماع ہے، ليكن اسے قتل كرنے كے طريقہ ميں اختلاف كيا ہے.

ان ميں سے بعض صحابہ كرام تو اسے جلا كر قتل كرنے كے قائل ہيں مثلا ابو ہريره اور على بن ابى طالب رضى اللہ تعالى عنہما، اور ان ميں سے بعض كى رائے ہے كہ اسے اونچى جگہ سے گرا كر اس پر پتھر برسائے جائيں مثلا ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كى رائے يہى ہے.

اور بعض صحابہ كرام اسے پتھروں سے رجم كرنے كے قائل ہيں حتى كہ وہ ہلاك ہو جائے، يہ بھى ابن عباس اور على رضى اللہ تعالى عنہم سے مروى ہے.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (9 / 58).

اور رہا مسئلہ جس شخص كے ساتھ لواطت كا فعل كيا جائے اس كو سزا دينے كى حكمت يہ ہے كہ وہ بھى معصيت و گناه ميں شريك ہے، كيونكہ يہ معصيت اس وقت تك نہيں ہو سكتى جب تك كہ اس ميں دو فريق شريك نہ ہوں، تو عدل يہى تھا كہ ان دونوں پر حد لاگو كى جاتى اور زنا كا ارتكاب بھى اس جيسا ہى ہے، كہ اس ميں بھى مرد اور عورت دونوں پر حد قائم كى جاتى ہے، پھر اس سے جو عظيم فساد ہوا ہے، اور اس كے وجود كى بنا پر جو جو بڑى خرابى

پیدا ہوئی ہے اس بنا پر اس کے زندہ رہنے میں کوئی خیر نہیں.

مطالب اولی النھی میں درج ہے کہ:

" اور اگرچہ زنا اور لواطت فحاشی میں مشترك ہیں، اور ہر ایك میں فساد و خرابی ہے جو اللہ تعالی کے خلق و امر کے منافی ہے، چنانچہ لواطت میں تو وہ خرابیاں اور فساد ہے جسے شمار نہیں کیا جاسکتا اور اس کا کوئی حصر نہیں، جس کے ساتھ یہ فعل کیا گیا ہے اس کے ساتھ یہ فعل کرنے سے اسے قتل کرنا بہتر ہے، اس لیے کہ اس نے ایسا فساد کیا ہے جس سے اصلاح کی کبھی کوئی امید نہیں کی جا سکتی، اور اس کی ساری خیر و بھلائی چلی گئی ہے، اور اس کے چہرے سے حیاء کا پانی زمین نے چوس لیا ہے، تو اس کے بعد نہ تو وہ اللہ تعالی سے حیاء کرتا ہے، اور نہ ہی اس کی مخلوق سے شرماتا ہے، اور اس کے دل اور روح میں فاعل کا نطفہ وہی عمل کرتا ہے جو زہر کسی کے بدن میں کرتا ہے.

اور وہ اس قابل ہو چکا ہے کہ اسے خیر و بھلائی کی توفیق ہی نہ دی جائے، اور اس کے مابین پردہ حائل کر دیا جائے، اور جب بھی وہ کوئی خیر و بھلائی کا عمل کرتا ہے تو بطور سزا اس کے مقدر میں وہ کچھ کر دیا جاتا ہے جو اسے تباہ و فاسد کر کے رکھ دیتا ہے؛ اور آپ کو بہت ہی کم نظر آئیگا کہ جو چھوٹی عمر میں ایسا ہوتا ہے تو وہ بڑا ہو کر اس سے بھی بڑھ کر شریر بن جاتا ہے، اور اسے غالبا نہ تو علم نافع کی توفیق ہوتی ہے، اور نہ ہی کسی عمل صالح اور سچی توبہ کی، جب یہ مقرر شدہ ہے تو پھر لواطت کا عمل سب سے برا ہوا، اور دنیا و آخرت میں اس کی سزا بھی سب سے بڑی اور عظیم ہوئی.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اسے قتل کرنے پر متفق ہیں، اور ان میں سے کوئی بھی دو صحابی مختلف نہیں، بلکہ صرف اسے قتل کرنے کے طریقہ میں ان کے اقوال مختلف ہیں، جسے بعض لوگ اسے قتل کرنے میں اختلاف خیال کرتے ہیں، تو اس نے اسے ایسا مسئلہ بیان کیا ہے کہ اس میں صحابہ کرام کا نزاع تھا، حالانکہ یہ مسئلہ تو صحابہ کرام کے مابین مسئلہ اجماع ہے، نہ کہ مسئلہ نزاع " انتہی مختصرا.

دیکھیں: مطالب اولی النھی (6 / 174).

اور اس کلام کی اصل ابن قیم کی ہے جو انہوں نے اپنی کتاب " الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافي " بیان کی ہے.

لیکن اگر جس کے ساتھ لواطت کا عمل کیا گیا ہے وہ مجبور و مکرہ ہو یعنی اس پر زبردستی کی گئی ہو تو اس پر کوئی سزا نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلا شبہ اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے بھول چوک اور جس پر انہیں مجبور اور زبردستی کی گئی ہو وہ معاف

کر دیا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2045) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (38622) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .